بھی رکھا گیا۔ اربکان کے قریبی ساتھی اور سابق وزیر جناب سرکت کازان (SERKAT KAZAN) کو بری نہیں کیا گیا۔ وہ ابھی تک تخریب کاری کے الزامات کا سامنا کر رہے ہیں۔

دوسری جانب یہ افسوسناک خبر بھی ملی ہے کہ اسلام کے تعلق کے الزام میں تعلیم اور نوجوانوں کے اُمور کے وزیر وہبی دیگرلر (VEHBI DIGERLER) کو اس الزام کے تحت برطرف کر دیا گیا ہے کہ وہ اسلام پسند ہیں۔ خصوصی الزام یہ لگایا گیا ہے کہ اپنے دورِ وزارت میں وہبی صاحب نے نصاب کی ۱۹ ایسی کتابیں دوبارہ لکھوائیں جن میں اسلام کے بارے میں ناقص یا غلط مواد تھا۔ جناب وہبی پر یہ الزام بھی عاید کیا گیا ہے کہ انھوں نے ملی سلامت پارٹی کے ممبروں کو کلیدی عہدوں پر فائز کیا۔

ترکیہ سے دوسری رنجیدہ اطلاع یہ ہے کہ سر ڈھانپنے کی حامی پردہ پسند طالبات نے جو تحریک شروع کر رکھی تھی۔ اس کا تازہ ترین مرحلہ یہ ہے کہ عدالتِ عالیہ نے ان کے خلاف اور لادینیت پسند حکومت کے حق میں یہ فیصلہ دے دیا جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ طالبات کو درس گاہوں میں ننگے سر آنے پر مجبور کرے۔ یہ بھی ملت اسلامیہ سے وابستہ ایک قوم کی "اسلامی شان" ہے۔ مگر بحمداللہ کہ عقیدوں اور جذبات کا تموج جاری ہے۔

خرطوم یونیورسٹی میں اسلامی طلبہ کی کامیابی

خرطوم یونیورسٹی میں اسلامی نقطۂ نظر کے علمبرداروں اور ان کے حامیوں نے یونین کے انتخابات میں تمام کی تمام سیٹوں پر کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اسلامی جمعیت طلبہ کا مقابلہ پانچ پانچ، سات سات جتھے مل کر کرتے ہیں، خرطوم میں بھی ۶ تنظیموں نے متحدہ مقابلہ کیا۔

۱۔ الانصار (پیروانِ صادق المہدی) ۲۔ کمیونسٹ ۳۔ ڈیموکریٹک یونینسٹس، ۴۔ انڈی پنڈنٹ سٹوڈنٹس کانفرنس ۵۔ بعثی طلبہ کا محاذ پیکار ۶۔ دی افریقن نیشنل فرنٹ، ۷۔ پیروان ناصر ان گروہوں کے متحدہ محاذ کا نام تھا "تجمع"۔

خرطوم یونیورسٹی کی طلبہ یونین ملک میں سیاسی اہمیت رکھتی ہے اور اس کے واسطے سے قومی مزاج کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس پر تمام ملکی گروہوں کی کڑی نظر ہے اور ہر جانب سے قدم قدم